Rs. 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۵۹ شمارہ ۲۲ — ۲۴ تا ۳۰ مئی ۲۰۰۲ء — ۱۱ تا ۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

ملک سے فاشزم اور فرقہ پرستی کے خاتمہ کے لئے

سیکولر محاذ کا قیام وقت کی ضرورت

کیا سیکولر سیاسی پارٹیاں نوشتہ دیوار پڑھ سکیں گی

ہندستان کو سنگھ مافیا سے صرف اسی وقت نجات مل سکتی ہے جب سیکولر کہی جانیوالی پارٹیاں اور ان کے لیڈر اپنی انا کو بالائے طاق رکھ کر فرقہ پرستی کے خلاف متحد ہوکر سینہ سپر ہو جائیں

ہندستان میں جب سے فرقہ پرست بی جے پی اقتدار کے گلیاروں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی ہے اس وقت سے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو قدم قدم پر آزمائش سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ مسلمانوں کے دینی مدارس آئی ایس آئی کے اڈے قرار دیے جا رہے ہیں۔ عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت میں اڑچنیں ڈالی جارہی ہیں۔ قبرستانوں کی بے حرمتی اور ان پر ناجائز قبضوں کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے اور حد کی بات یہ ہے کہ ہر لٹے پٹے اور داڑھی والے باشرع مسلمان کو طالبان، القاعدہ سے وابستہ اور آئی ایس آئی کا ایجنٹ کہا جانے لگا ہے۔ گجرات میں گزشتہ ڈھائی تین ماہ سے قتل و غارت گری کا جو بازار گرم ہے اور جس طرح وہاں مسلمانوں کی نسل کشی کی جارہی ہے اس سے تو یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جب تک ملک پر فاشزم اور اس کی نمائندہ بی جے پی کا اقتدار رہے گا ہندوستان میں اقلیتیں امن و چین کے ساتھ زندگی نہ گزار سکیں گی۔

اس حالات کی ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ ہندوتو کی لیباریٹری کہا جانے والا گجرات مسلسل ڈھائی تین ماہ سے قاتلوں، لٹیروں اور سنگھ بریگیڈ کے نشانہ پر ہے۔ گجرات کا جنونی وزیراعلیٰ مودی اسے کئی بار کہہ چکا ہے کہ جس میں طاقت ہو مجھے ہٹا کر دیکھے اور ۳۵۶ کے تحت گجرات مسئلہ پر تحریک ملامت کے لوک سبھا میں ناکام ہوجانے کے بعد فرقہ پرست طاقتوں کے حوصلے کافی بڑھ گئے ہیں اور مرکزی قیادت یہ سوچنے تک پر بھی آمادہ نہیں ہے کہ گجرات کے قتل عام کے ذمہ دار مودی کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے۔ لال کرشن ایڈوانی پوری طرح مودی کی پشت پر ہیں اور بار بار انتہائی بے شرمی کے ساتھ اعلان کر رہے ہیں کہ مودی کو نہیں ہٹایا جائے گا اور حالانکہ راجیہ سبھا میں اپوزیشن کی تجویز ملامت سے اتفاق کرتے ہوئے اتفاق رائے سے اسے منظور کرا لیا گیا ہے مگر اس کے باوجود بھی واجپئی ایڈوانی کے دست راست ایڈوانی مودی کے خلاف کوئی معمولی کارروائی بھی کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ جو کھلے عام اپوزیشن پارٹیوں اور پارلیمنٹ کے ایوان بالا کی توہین کر رہے ہیں۔

ملک کے متعدد سیاسی و غیر سیاسی حضرات حکومت کی موجودہ روش پر حیران و انگشت بدنداں ہیں۔ سابق وزیر اعظم مسٹر اندر کمار گجرال نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ مسٹر اٹل بہاری واجپئی سوئم سیوک کا رول کرنے کے بجائے دیش سیوک کا رول نبھائیں اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور سنگھ کی وفاداری ان کے نزدیک دیش سے بھی مقدم ہے تو پھر وہ مستعفی ہو کر سنگھ کے پرچارک بن کر اس کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہو کر دکھائیں۔ ایک ایسی تنظیم جس پر ملک کی اکثریت اپنی بد اعتمادی کا بار بار اظہار کرچکی ہے کسی ملک کا وزیراعظم اس کے دباؤ کا شکار ہو کر اس کے ایجنڈے کو ملک کے سر پر تھوپنے میں لگ جائے اس سے زیادہ ہٹلر شاہی اور کیا ہو سکتی ہے جس کا سیکولر سیاسی پارٹیوں اور ملک کے سیکولر عوام کو سخت نوٹس لینا چاہئے۔

ہمارے خیال میں جب تک ملک کے سیکولر عوام اور ان کی سیکولر پارٹیاں باہم متحد ہو کر اور کوئی سیکولر محاذ بنا کر میدان عمل میں نہیں آئیں گی اس وقت تک سنگھ مافیا سے ملک نجات نہ پاسکے گا بعض مرتبہ لیڈروں کی غلطی کی سزا صدیوں تک بھگتنی پڑ جاتی ہے۔ سیکولر پارٹیوں کی ایک ایسی ہی غلطی نے جو انھوں نے ۱۹۹۹ میں اس وقت کی تھی جب واجپئی حکومت سیف الدین سوز کے ایک ووٹ سے گر گئی تھی ملک اور ملک کے سیکولر عوام پر دوبارہ فرقہ پرست بی جے پی کو مسلط کردیا ہے جو آج تین سال بعد بھی ملک کے عوام کو سیکولر پارٹیوں کی اس غلطی کی سزا دے رہی ہے۔ اس وقت اگر اپنی سیاسی انا کو بالائے طاق رکھ کر ملائم سنگھ اور سونیا گاندھی ایک ساتھ آجاتے تو اس لعنت سے نجات مل سکتی تھی۔ مگر ان دونوں لیڈروں کی نا سمجھی اور آپسی رقابت کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ کئی اہم سیکولر پارٹیاں بھی بی جے پی کے اس محاذ میں شامل ہوگئیں جس کی باگ سنگھ کے ہاتھ میں ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ اب دونوں اہم سیکولر لیڈروں کو اپنی اپنی غلطیوں کا احساس ہوگیا ہے اور اگرچہ دوسرے حوالوں سے ہی سہی کم و بیش پارٹیاں اس بات پر آمادگی ظاہر کر رہی ہیں کہ ایک سیکولر محاذ وجود میں آجائے۔

کانگریس کے سینئر لیڈر اور مسز سونیا گاندھی کے معتمد خاص ارجن سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ سیکولر پارٹیاں ہی کانگریس کی فطری حلیف ہیں اور تیسرے مورچہ کے رویہ میں بھی کانگریس کے تعلق سے تبدیلی آرہی ہے۔ انھوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ سیکولر سیاسی پارٹیوں کو ایک ایسا محاذ بنانا چاہئے جو فکری اشتراک سے ہم آہنگ ہو اس لئے کہ فکری ہم آہنگی کے بغیر کوئی محاذ نہ منظم ہوسکتا ہے اور نہ ہی وہ زیادہ دنوں تک چل سکتا ہے۔ مسٹر ارجن سنگھ نے اشارہ دیا ہے کہ کانگریس نے گزشتہ چار سال پہلے اپنے پچ مڑھی اجلاس میں "اکیلے چلنے" کا جو فیصلہ کیا تھا پارٹی نے حالات کے پیش نظر اس میں ترمیم کر کے اب طے کیا ہے کہ وہ سب سیکولر پارٹیوں کو ساتھ لے کر چلے گی اور اگر موقع ملا تو وہ مرکز میں سیکولر محاذ کی حکومت کی قیادت بھی کرے گی۔ دوسری طرف سماج وادی پارٹی کے رہنما ملائم سنگھ نے بھی کہا ہے کہ سیاست میں کوئی کسی کا مستقل دوست یا دشمن نہیں ہوتا۔ سیاسی پارٹیوں کو حالات کے مطابق فیصلے کرنے

ایک ایسی تنظیم جس پر ملک کی اکثریت اپنی بداعتمادی کا بار بار اظہار کرچکی ہے کسی ملک کا وزیر اعظم اس کے دباؤ کا شکار ہوکر اس کے ایجنڈے کو ملک کے سر پر تھوپنے میں لگ جائے اس سے زیادہ ہٹلر شاہی اور کیا ہو سکتی ہے

محمد سالم جامعی

پڑتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آج ضرورت ایک سیکولر محاذ کی ہے جو سیاسی میدان میں بی جے پی کے فاشزم کا مقابلہ کر سکے۔ کمیونسٹ پارٹیاں تو پہلے سے ہی ایسے محاذ کی ضرورت پر زور دیتی رہی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا سیکولر پارٹیوں کے لیڈروں کی یہ باتیں عملی صورت بھی اختیار کر سکیں گی؟ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی ہنگامی مسئلہ سامنے آجاتا ہے تو یہ لیڈر اتحاد اور محاذ کی باتیں کرنے لگتے ہیں اور جیسے ہی حالات بدلتے ہیں یہ لیڈر بھی اپنے قول و قرار بدل ڈالتے ہیں۔ کیا اب بھی ایسا ہی ہوگا یا کوئی سیاسی محاذ بن جانا ممکن ہوگا۔ گجرات کے مسئلہ پر سیکولر پارٹیوں نے پارلیمنٹ میں جس اتحاد کا ثبوت دیا ہے اس سے تو ظاہر ہورہا ہے کہ اپوزیشن کو اب کچھ کچھ ہوش آنے لگا ہے اور اگر بڑی پارٹی ہونے کے ناطے کانگریس اس طرح کا کوئی قدم اٹھائے جو سب کے مفادات کی حفاظت کے ساتھ ساتھ فرقہ پرستوں کے مقابلہ کے لئے مفید ہو سکے تو ہمیں امید ہے کہ دوسری سیکولر پارٹیاں اسے ٹھکرا نہیں سکیں گی۔

دراصل بڑی پارٹی ہونے کی وجہ سے کانگریس کی خواہشات بھی بہت زیادہ ہیں چونکہ اس کو دوسری پارٹیوں کو کانگریس کی خواہشات کا احترام کرنا چاہئے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ یہ ہے کہ بڑی پارٹی ہونے کی وجہ سے کانگریس کو بھی دوسری پارٹیوں کے جذبات اور ان کی خواہشات کا احترام کرنا ہوگا اور یہ باہمی احترام ہی

(باقی صفحہ پر)

یاسر عرفات کے محاصرے کے خاتمہ کے باوجود
مغربی ایشیا کا بحران بدستور جاری

جب تک فلسطینیوں کو ان کی ریاست اور ان کی زمین نہیں مل جائیگی مغربی ایشیا کے دائمی حل کی امید فضول ہوگی

[illegible]

عراق پر بری و فضائی حملوں کی امریکی تیاری

روزنامہ نیویارک ٹائمز کا اہم انکشاف

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گودھرا سانحہ: حقائق کی پردہ پوشی کیوں؟

۲۷ر فروری کو گودھرا میں جو کچھ ہوا اور جس طرح ٹرین آتش زدگی معاملہ میں نصف صد سے زائد بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین اس حادثہ کا شکار ہوئیں وہ ایک المناک واقعہ ہے اور تمام ہی مسلم و غیر مسلم حلقوں کی طرف سے اس کی جو بھرپور مذمت کی گئی ہے وہ بالکل برمحل، بجا اور درست ہے۔ مسلمانوں اور ان کی موقر تنظیموں نے تو ایک قدم آگے بڑھ کر یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس حادثہ کی جلد سے جلد سی بی آئی کے ذریعہ یا کسی موثر انکوائری کمیشن کے ذریعہ جانچ کراکے خطاوار لوگوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی فرقہ، مذہب یا پارٹی سے ہو اور چاہے ان کی کوئی بھی حیثیت ہو قرار واقعی سزا دی جائے۔

گودھرا کے اس المناک ریل حادثہ کے بارے میں ہماری مرکزی و ریاستی حکومتوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک منصوبہ بند کارروائی تھی جس میں پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کا ہاتھ ہے۔ پھر بار بار یہ بات بھی دہرائی جارہی ہے کہ یہ حملہ کارسیوکوں پر کیا گیا تھا اور اس میں مرنے والے بھی کارسیوک ہی تھے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حملہ آور مسلمان تھے اور وہ آئی ایس آئی کے آلۂ کار بن کر یہ کام انجام دے رہے تھے۔ سرکاری و غیر سرکاری سطح پر یہ پروپیگنڈہ اتنی بار دہرایا گیا ہے کہ اب تقریباً پورے ملک کے لوگوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ گودھرا ریل حادثہ واقعی منصوبہ بند کارروائی کا ہی حصہ تھا اور غالباً اسی نقطۂ نظر کو مستحکم کرنے کے لیے گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے نیوٹن کے اس تیسرے اصول کو بار بار دہرایا کہ "ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے" اور گجرات میں گودھرا حادثہ کے بعد جو تشدد ہوا اور جسے پوری دنیا میں مسلم نسل کشی کا نام دیا جارہا ہے وہ گودھرا کے عمل کا ہی ردعمل ہے۔ ہمارے وزیر دفاع مسٹر جارج فرنانڈیز نے تو جوائنٹ آر ایس ایس کی لیبارٹری میں اپنی دماغی تطہیر کرالینے کے بعد خاصے چاق و چوبند اور بے انتہا حساس نظر آنے لگے ہیں، پہلے دن ہی اعلان کردیا تھا کہ اس سانحہ میں "غیر ملکی ہاتھ" صاف نظر آرہا ہے اور شاید انہیں سے رہنمائی حاصل کرکے اب ملک کے فرقہ پرست اور گجرات قتل عام کے ذمہ دار وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور سنگھ مافیا کے دوسرے حصہ دار یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ گودھرا میں اور گودھرا کے بعد پورے گجرات میں جو کچھ ہوا وہ آئی ایس آئی کرا رہی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح بقول فرنانڈیز اور ایڈوانی گودھرا میں آئی ایس آئی نے مسلمانوں کو استعمال کرکے یہ ٹرین حادثہ کرایا اسی طرح گودھرا کے بعد پورے گجرات میں مسلمانوں کو آئی ایس آئی نے استعمال کرکے یہ قتل و غارت گری کرائی ہے۔ اس طرح گودھرا کا معاملہ ہو یا اس کے بعد گجرات قتل عام کا، اس کے ذمہ دار مسلمان ہی ہیں۔ اور ہندو مسلمانوں کو صرف اپنے دفاع اور بچاؤ کے لیے قتل کررہے ہیں اور جلارہے ہیں۔

گودھرا حادثہ کے بعد ارباب اقتدار، سنگھ مافیا کی تنظیمیں اور سنگھ مافیا کے ساتھ اقتدار میں شریک نام نہاد بعض سیکولر پارٹیاں بڑے زور و شور کے ساتھ یہ مطالبہ کررہی تھیں کہ گودھرا حادثہ کی جانچ کرکے قصور واروں کی پہچان کی جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دے کر ملک کی اکثریت کے وقار میں اضافہ کیا جائے۔ مودی حکومت نے پہلے اس حادثہ کی اور بعد میں پورے گجرات میں ہونے والے تشدد کی جانچ کے لیے ایک نفری انکوائری کمیشن بھی مقرر کردیا تھا لیکن اب جیسے جیسے غیر سرکاری ایجنسیوں اور بعض حساس اداروں کی طرف سے جاری کردہ رپورٹوں سے گودھرا حادثہ کی پرتیں کھلتی جارہی ہیں، نہ کمیشن کی انکوائری کا کوئی شور نظر آرہا ہے اور نہ ہی کسی طرف سے گودھرا حادثہ کی جانچ اور اس کے حقیقی نتائج کی کوئی بازگشت کہیں سنائی دے رہی ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری مرکزی و ریاستی حکومتوں کی اس سرد مہری کی وجہ کیا ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ منصفانہ جانچ کے بعد جو حقیقی نتائج سامنے آسکتے ہیں غالباً ان کی آہٹ نے ہمارے ارباب اقتدار کی نیند اڑادی ہے اور اب وہ اس جانچ کو غیر اہم بنادینے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

گودھرا سانحہ کے پس پشت کیا تھا۔ ٹرین حادثہ میں مرنے والے کون تھے۔ کوچ ایس-۶ میں آگ کس نے لگائی۔ فیض آباد سے احمد آباد تک مسلسل ایک ہفتہ تک سابرمتی ایکسپریس کے جائز مسافروں کو ڈرا دھمکا کر اور مار پیٹ کر کارسیوکوں کے ہاتھوں کیا کیا زیادتی برداشت کرنی پڑی اور راستہ میں آنے والے اسٹیشنوں کی دوکانوں پر لوٹ پاٹ کا کیا منظر رہا۔ غیر جانبدارانہ جانچ میں ان سب سوالوں کا جواب سامنے آسکتا ہے۔ اور شاید اسی لیے ہمارے ارباب اقتدار اب خاموشی میں ہی اپنی عافیت سمجھ بیٹھے ہیں۔

ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر کی آزاد سرکاری و غیر سرکاری ایجنسیاں اپنی رپورٹوں میں صاف طور پر کہہ چکی ہیں کہ گودھرا سانحہ کسی منصوبہ بندی کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک اتفاقی حادثہ تھا جبکہ گودھرا حادثہ کے بعد پورے گجرات میں مسلمانوں کی نسل کشی ایک منصوبہ بند سازش تھی جو اگر گودھرا کا واقعہ نہ بھی ہوتا تب بھی انجام دی جاتی۔ برطانیہ کی ایک رپورٹ میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ اصل اہمیت گودھرا واقعہ کی نہیں بلکہ گودھرا کے نام پر گجرات میں ہونے والے اس قتل عام کی ہے جو مسلمانوں کی نسل کشی کیا جانے کے لیے زیادہ مناسب ہوگا۔ برطانوی ایجنسی کی اس رپورٹ کے بعد منصوبہ بند کو دیکھیں تو اس نے گودھرا کے اس واقعہ کی خود جو اہمیت بھی دی ہے اب اس بات کا ہر حال میں ضروری ہوگیا ہے کہ سب اگر کیا تھا محض ایک اتفاقی واقعہ تھا جو پورے گجرات کے چپے چپے منصوبہ بند قتل عام کا بہانہ بنا کیا گیا تاکہ یہ کہا جاسکے کہ گجرات میں مسلمانوں کی نسل کشی کا منصوبہ تیار کرنے والے سنگھ مافیا نے ہی تو اس گودھرا حادثہ کی بھی منصوبہ بند سازش رچی تھی۔ غیر جانبدار مبصرین اور غیر ملکی بالخصوص برطانیہ کا تو پہلے ہی یہ

نوٹ کیا جارہا ہے کہ گودھرا کا واقعہ انہیں لوگوں کی ذہنی پیداوار تھی جو پورے گجرات کو آگ میں جھونک دینے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے۔ یہ بات اس لیے بھی قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ جیسے جیسے جانچ کے نتائج سامنے آرہے ہیں ان سے کہیں بھی کسی بھی غیر معمولی طریقے پر یہ نتیجہ نہیں نکل رہا ہے کہ جن لوگوں کو مورد الزام قرار دیا جارہا ہے انہوں نے گودھرا سانحہ کی کوئی منصوبہ بندی کی تھی۔

گودھرا کے ٹرین آتش زدگی حادثہ کی جانچ مختلف ایجنسیاں اپنے اپنے طور پر کررہی ہیں۔ خود گجرات پولیس اور ریلوے پولیس فورس نے اپنی ابتدائی جانچ کے بعد جو رپورٹ دی ہے اس میں صاف کہا گیا ہے کہ اب تک کی جانچ کے مطابق گودھرا میں منصوبہ بند کارروائی کی کوئی پختہ شہادت نہیں ملی ہے۔ بہرحال کیونکہ جانچ ابھی جاری ہے اس لیے فی الحال کوئی حتمی نتیجہ اخذ کرنا جلدبازی ہوگی۔ مگر حکومت نے رپورٹ آنے سے پہلے ہی جو رویہ اپنایا اور شاید اس کی وجہ یہی ہوگی کہ اس میں بھی منصوبہ بندی کے سرکاری نظریہ کی تائید نہیں ہوئی۔

ایسے حالات میں اب یہ بے انتہا ضروری ہوگیا ہے کہ اس واقعہ کی غیر جانبدار سطح پر عدالتی جانچ کرائی جائے تاکہ عوام بالخصوص ہندوؤں کو بھڑکانے اور مشتعل کرنے والے ان عناصر کا چہرہ بے نقاب ہو جو مذہب کے نام پر شدت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ معلوم ہو جائے کہ کون لوگ مذہب کے نام پر ان کا استحصال کررہا ہے۔ ○○

جواہر القرآن

سورہ ہود	:	۱۱
ترجمہ آیات	:	۳۰-۳۲

حضرت شیخ الہندؒ

○ اور اے قوم کون چھڑائے مجھ کو اللہ سے اگر ان کو ہانک دوں کیا تم دھیان نہیں کرتے ف۱

○ اور میں نہیں کہتا تم کو کہ میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں خبر رکھوں غیب کی اور نہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ کہوں گا کہ جو لوگ تمہاری آنکھ میں حقیر ہیں نہ دیگا ان کو اللہ بھلائی اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے جی میں ہے یہ کہوں تو میں بے انصاف ہوں ف۲

○ بولے اے نوح تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑ چکا اب لے آ جو تو وعدہ کرتا ہے ہم سے اگر تو سچا ہے ف۳

فوائد: ——— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

ف۱ یعنی میں تمہارے کبر و غرور، جہالت سے متاثر ہوکر اپنا نقصان کیسے کروں۔ اگر تمہاری رعایت سے میں نے خدا کے مخلص بندوں کو دھکے دیے تو اس کی سخت گرفت سے مجھ کو کون بچائے گا۔

ف۲ کفار نے نوح علیہ السلام کو کہا تھا کہ تم ہمارے جیسے بشر ہو، تمہارا ہمارے اوپر کوئی فضیلت اور امتیاز نہیں رکھتے۔ اس کا جواب یہاں حقانیت و انصاف کے ساتھ دیا ہے۔ [illegible]

ف۳ حضرت نوح علیہ السلام کا طویل مدت تک اپنی قوم کو سمجھانا اور بحث و مباحثہ کا سلسلہ جاری رہتا۔ [illegible] جھوٹ ہم۔

مجھے یقین ہے کہ میں ایوان کو بہتر طور پر چلا سکوں گا

ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا ملک غریب ہے

میں ہمیشہ مثبت انداز میں سوچتا ہوں

میں سختی میں یقین نہیں رکھتا

نو منتخب اسپیکر جناب منوہر جوشی کا تازہ ترین انٹرویو

■ نئی ذمہ داری کے بعد آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

■ میں بہت خوش ہوں۔ میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا کہ اتنی بڑی ذمہ داری ملے گی۔ میں جانتا ہوں کہ ایوان چلانا ایک مشکل کام ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ سب کو ساتھ لے کر میں ایوان کو بہتر طریقے سے چلا پاؤں گا۔

■ بحیثیت اسپیکر آپ کی ترجیحات کیا ہوں گی؟

■ دیکھئے لوک سبھا میں سارے ملک سے نمائندے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا ملک غریب ہے۔ آزادی کے ۵۵ سال بعد بھی ملک کی ایک بڑی آبادی کو پینے کیلئے صاف پانی دستیاب نہیں ہے۔ مسائل جیسے ہیں، میری کوشش ہوگی کہ لوک سبھا کو ان مسائل سلجھانے میں زیادہ سرگرم ہو، سیاست کم ہو لوگوں سے جڑے ہوئے سوالوں پر بحث زیادہ ہو۔

[illegible]

■ آپ کا تعلق شیو سینا سے ہے جس کے کام سے بھی کئی مخالف پارٹیاں ناراض ہیں۔ آپ کا تعلق آپ کے کام کو متاثر نہیں کرے گا؟

■ ابھی دو روز پہلے میں شیو سینا پرمکھ بال ٹھاکرے سے ملا تھا۔ ان کی اجازت لینے کے لیے میں نے ان کو بتایا کہ اس ذمہ داری کے تحت مجھے پوری طرح غیر جانبدار رہنا ہوگا۔ انہوں نے خود کہا کہ جب تک اسپیکر کے عہدے پر رہو پوری طرح غیر جانبدار رہنا۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں جس جگہ بھی کام کرتا ہوں ذمہ داری کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ پارٹی سے اوپر اٹھ کر کام کرنا میری عادت ہے۔ مہاراشٹر میں جب میں وزیر اعلیٰ تھا تو اس وقت بھی سب کو ساتھ لے کر چلتا تھا۔

■ لوک سبھا اسپیکر کے عہدے پر تو آپ [illegible]

[illegible]

> منوہر جوشی نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ ایک دن ملک کے سب سے اونچے ایوان کے سب سے بڑے عہدے پر براجمان ہوں گے۔ [illegible] ۱۹۹۵ [illegible] ۱۹۹۹ [illegible]

[illegible]

■ میں ہمیشہ مثبت انداز میں سوچتا ہوں۔ [illegible]

[illegible]

گجرات میں خواتین کی آبروریزی ہوتی رہی اور پولیس خاموش تماشائی بنی رہی

خواتین کے ایک وفد کی دورۂ گجرات کے بعد سنسنی خیز رپورٹ

دہلی، بنگلور، تمل ناڈو اور حیدرآباد کی نمائندہ خواتین کا ایک ۶ رکنی وفد گجرات کے فسادات کا جائزہ لینے کے لیے احمد آباد پہنچا۔ [illegible]

[illegible]

گجرات کے معاملے میں بی جے پی کے ضدی رویہ کی وجہ سے

صدر جمہوریہ کو اپنا رول نبھانا چاہئے

معروف کالم نویس اور رکن پارلیمنٹ جناب کلدیپ نیر کی تحریر

[illegible]

> وزیر اعظم بار بار یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ گجرات ایک شرم کا معاملہ ہے لیکن انہوں نے ۱۳ مہینے کو ہونے کے لئے کیا کیا ہے ابھی تک پردۂ راز ہی میں ہے۔

[illegible]

صفحۂ روزگار

کیمیکل ٹیکنالوجی میں بھی ہے بہتر مستقبل

[illegible]

کیا گجرات میں

مودی کے شیر کی حیثیت سے
گجرات میں کے پی ایس گل کا تقرر

معروف صحافی جناب پردیپ

تقریباً ۵۰ دن گزر چکے ہیں گجرات میں تشدد کا دور جاری ہے۔ مرکز اور ریاست دونوں ہی حکومتیں تشدد کو ختم کرنے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کر رہی ہیں ان کوششوں میں مشہور زمانہ پولیس افسر کے پی ایس گل کو ریاست میں بھیجے جانے کے علاوہ دفعہ ۳۵۵ کا استعمال بھی شامل ہے۔ لیکن یہ ساری کوشش صرف حزب مخالف اور متحدہ دوسرے حلقوں سے اٹھنے والے احتجاج کی وجہ سے ہی ہو رہی ہیں۔ نریندر مودی جو گجرات میں جان و مال کے تمام تر نقصان کے ذمہ دار ہیں وہ ابھی اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی جے پی اور مرکزی حکومت کے لیے گجرات میں قیام امن سے زیادہ وہاں ہونے والے اسمبلی انتخابات اہم ہیں۔ [illegible] بی جے پی کی چال [illegible] مودی کا بیٹے [illegible] کابینہ کی میٹنگ میں [illegible] ان

ریاستی وزیروں کو [illegible] میں اشتعالات کو نئے کر اختیارات میں بھی [illegible] لیکن یہاں معاملہ بی جے پی گجرات حکومت کے باہمی اختلافات [illegible] سے سوال اس احتساب سے [illegible]

جو فسادات میں اقلیت اور اکثریت کی [illegible] اسمبلی میں [illegible] کے ساتھ [illegible] ریاست کو کافی نقصان ہوا ہے۔

فسادات سے معاشی حالات کا اثر بھی طبقات پر پڑا ہے۔ کارخانے بند ہیں۔ کاروبار ٹھپ ہو گئے ہیں [illegible] بچوں کی تعلیم پر خراب اثر پڑا ہے گجرات کے لوگ [illegible] ریاست [illegible] صلاحیت [illegible] گجرات میں فسادات پہلے بھی ہوئے

[illegible]

مودی کو ہٹائے بغیر گل کی تقرری سے کوئی فائدہ نہ ہوگا

سماجوادی پارٹی کے جنرل سکریٹری ٹھاکر امر سنگھ کا انٹرویو

■ کہا جا رہا ہے کہ کے پی ایس گل کی [illegible] گجرات میں جاری مسلمانوں کے خلاف تشدد [illegible]

■ اس سے فرق پڑے گا [illegible] ۱۹۸۴ کے [illegible]

[illegible]

■ تو کیا اس تقرری کی آڑ میں [illegible]

[illegible]

ایکشن پلان کسی قو[illegible]

[illegible]

قائم اسلام

سوڈان میں [illegible]

سوڈان میں بڑے پیمانے پر بھکمری کے خطرات کے پیش نظر اقوام متحدہ نے [illegible] اور حکومت [illegible] جنرل سید الحسین نے بتایا [illegible]

افغانستان میں [illegible]

[illegible]

حزب اللہ قیدیوں کے تبادلہ کیلئے تیار

[illegible] حزب اللہ [illegible] حسن نصر اللہ [illegible]

عراق دفاع کیلئے تیار

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا ہے [illegible] ۱۹۹۱ء [illegible] صدام حسین [illegible]

[illegible]

[illegible]

بحالی امن میں معاون ثابت ہوگا

...ری واستو کا ایک تجزیاتی مضمون

۱۹۸۵ء میں جب کانگریس کے مادھو سنگھ سولنکی وزیر اعلیٰ تھے تو اس ریاست میں فساد بھڑکا تھا اس وقت یہاں کے گورنر بی کے نہرو تھے۔ بی کے نہرو نے اس معاملے میں اپنی رپورٹ صدر جمہوریہ کو بھیجی تھی۔ اس رپورٹ میں انھوں نے صاف کہا تھا کہ پولیس اور انتظامیہ سیاسی اثر میں کام کر رہے ہیں۔

راشٹرپتی بھون کے ذرائع کے مطابق سندر سنگھ بھنڈاری نے بھی گزشتہ ۳ مارچ کو اپنی رپورٹ صدر جمہوریہ کو بھیجی ہے اس رپورٹ میں کیا ہے اس کی تفصیل دستیاب نہیں ہے۔ ریاست میں اس دوران جمہوریت کے ساتھ جس طرح مذاق کیا گیا اس سے بھی ...

[illegible]

گل کی کامیابی کے لئے مودی کو ہٹایا جانا ضروری

سابق کوئلہ وزیر جناب رام ولاس پاسوان کا انٹرویو

[illegible]

... کے خلاف نہیں: گل

[illegible]

عالمی خبریں

گلف ملک کے موبائل فون ... کے استعمال پر پابندی

[illegible]

[illegible]

انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مفکر ملت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی ایک نابغۂ روزگار تحریر

اس زمین پر بسنے والی نسل انسانی کئی بار خودکشی اور خودسوزی کے لیے تیار اور کمربستہ پائی گئی۔ اس دنیا کی تاریخ میں کئی دور ایسے گزرے ہیں کہ اس نسل انسانی نے زندہ اور باقی رہنے کا استحقاق کھو دیا، اس نے باشعور اور باضمیر انسانوں کے بجائے غیر ذی عقل جانوروں اور خونخوار و آدم خور درندوں کی شکل اختیار کر لی، تہذیب و تمدن، علم و ہنر، اخلاق و اقدار، نظام و قانون، اصول و ضوابط سب پر ایک احتضار (عالم سکرات) کی کیفیت طاری ہو گئی۔

نسل انسانی اور تہذیب و تمدن کی اس جانکنی کے عالم میں جزیرۃ العرب میں خدا نے ایک انسان کو پیدا کیا اور نوع انسانی کو نہ صرف بچانے بلکہ انسانیت کے اس اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک پہنچانے کا دشوار ترین اور نازک ترین کام سپرد کیا جو پیغمبروں کے دستِ کار کا تجربہ ہے اور شاعروں کے بلند تخیل سے بھی بلند تر تھا، اور اس کے لیے ناقابل انکار تاریخی شہادتیں اور تواتر کا یقین [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جو چھٹی صدی عیسوی میں ظہور میں آئی۔ آپ کا پہلا کام یہ تھا کہ آپ نے [illegible] نوع انسانی کے سر پر لٹک رہی تھی اور کوئی گھڑی کی [illegible] کے سر پر گر کر اس کا کام تمام کرنے [illegible] بچا لیا، اور اس کو دوبارہ [illegible] زندگی، نیا حوصلہ، نئی طاقت، نئی عزت اور نئی منزل عطا کی، اور ان کی برکت سے انسانیت، تہذیب و تمدن، علم و فن، روحانیت و اخلاق اور تعمیر انسانیت کا ایک نیا دور شروع ہوا، انھوں نے انسانی معاشرہ کو ایک نیا اور [illegible] حیات بخشی [illegible]

اس کے لیے مسلسل و متواتر جد و جہد جاری رکھی۔ جیل و آلام کی پرواہ نہیں کی، عزت و وقار کا خیال نہیں کیا، حتی کہ اپنے جسم و جان کی بھی فکر نہیں کی۔

اس مسلسل و جہاں کا وحدت و مشقت کے نتیجہ میں انسانیت سے عاری حیوانوں اور پھاڑ کھانے والے درندوں میں ایسے نیک نفس لوگ پیدا ہوئے جن کے انقلاب سے دنیا معطر ہو گئی، جن کے حسن و جمال سے انسانیت کی تاریخ میں دل کشی و رعنائی آ گئی، جو رفعت و حرمت میں فرشتوں سے بھی آگے نکل گئے، جو وہ بہار آئے والا انسانیت کو نئی زندگی کی عمدہ دل و انصاف [illegible] میں طاقت والوں سے اپنا حق وصول کرنے کی [illegible]

وہ صحیفات Gifts درج ذیل ہیں۔

۱۔ صاف اور واضح عقیدۂ توحید۔

۲۔ انسانی وحدت و مساوات کا تصور۔

۳۔ انسانیت کے شرف اور انسان کی عزت و بلندی کا اعلان۔

۴۔ عورت کی حیثیت عرفی کی بحالی اور اس کے حقوق کی بازیابی۔

۵۔ ناامیدی اور بد فالی کی تردید اور نفسیات انسانی میں حوصلہ مندی اور امید [illegible] آفرینش۔

۶۔ دین و دنیا کا اجتماع اور عرف و عہد جنگ انسانی طبقات کی وحدت۔

۷۔ دین و علم کے درمیان مقدس و دائمی رشتہ کا قیام و استحکام، اور ایک کی قسمت کو دوسرے کی [illegible]

اور تجربہ سے متعلق ہے۔

اس اخلاقی تحقیق و بنیاد پر صحیح ضمیر کے مردہ و مفلوج ہونے اور شرافت انسانی کے آخری اثر کے مجرم ہو جانے کے سبب سے بڑا [illegible] انسانیت اور محسن عالم کی [illegible] بارے میں وہ [illegible] کے بارے میں وہی انجیلیں ہے اور جس سے وہ صرف ان کے کردار بانٹنے والوں اور ان پر جان قربان کرنے والوں کے دل و دماغ مجروح ہوتے ہیں بلکہ حقائق کا بھی خون ہوتا ہے اور دیکھنے والی آنکھوں میں خاک جھونکی جاتی ہے کسی شریف معاشرہ اور کسی مہذب ملک کو کسی [illegible] ضمیر فروش احسان فراموش اور

[illegible] کی جگہ خدائے واحد کے ناقابل [illegible] کو سرتسلیم کر لیا [illegible] انسان نے کبھی بھی دیسے عظیم جذبات [illegible] سے انسانی خلافت کے [illegible] لیس [illegible]

خدا کی توحید کا ایک بار پھر اعلان کر [illegible] کی پرستش کی جگہ [illegible] ایک بار پھر خدا کی [illegible] اہل عرب کی زندگی سے پہلے ہی اس عقیدہ و اصلاح [illegible] خاک اڑنے لگی، اور ایک نئی دنیا اپنا ظہور کی حرارت سے ابھر ہو گئی۔"

جان ولیم ڈریپر John William Draper اپنی کتاب [illegible] میں لکھتا ہے:

"۵۶۹ء میں جسٹینین Justinian کی موت کے چار سال بعد عرب کے شہر مکہ میں وہ شخص پیدا ہوا جس نے نسل انسانی پر سب سے زیادہ اثر ڈالا [illegible]

[illegible] وہ اپنی طرح ہوگی [illegible] انسان نے ایک سے زائد سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے چند باقیات [illegible] کے پیکر ہو جانے سے ان کو [illegible] آپ کو [illegible] کے دین [illegible] لوگوں کی [illegible]

اس صدی کا عظیم مفکر مورخ ٹائن بی Toynbee لکھتا ہے:

[illegible] اسلام کا ایک عظیم کارنامہ ہے، موجودہ دور کی [illegible] میں اسلام کی اس خصوصیت کی تبلیغ و اشاعت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔"

یہ عجیب اتفاق ہے کہ دو سو سال قبل تھامس کارلائل Thomas Carlyle نے تمام دنیا کے ہیروؤں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب کیا [illegible] Michael H. Hart [illegible] عالم میں [illegible] پر آپ کو ہی نام اول [illegible]

قسمت سے وابستہ کر دیا گیا [illegible] اسے با مقصد و مفید اور خداداری کا ذریعہ بنا دینے کی سعی محمود۔

۸۔ عقل سے دینی معاملات میں بھی کام لینے، فائدہ اٹھانے اور انفس و آفاق میں غور و فکر کی ترغیب۔

۹۔ امت اسلامیہ کو دنیا کی نگرانی اور رہنمائی انفرادی و اجتماعی اخلاق و رجحانات کے احتساب، دنیا میں انصاف کے قیام اور شہادت حق کی ذمہ داری قبول کرنے پر آمادہ کرنا۔

۱۰۔ عالم گیر اعتقادی و تہذیبی وحدت کا قیام۔

اس فطری جذبۂ احسان مندی کے باعث یہ [illegible] انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کے [illegible] William H. Anderson [illegible] کیا جاتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک فطری اور مسلّمہ انسانی طریقہ ہے جس کو ہر زمانہ میں [illegible] ہے۔

مقالہ نگار لکھتا ہے:

"مجھ کو تھامس براؤن Thomas Brown جیسے مفکر حکیم کے اس فرحت بخش [illegible] کا نام [illegible] ہم [illegible] اور احساس [illegible] اس منفعت کا ایک جز ہے جس سے ہم مستفید ہوتے رہے ہیں۔"

احسان مندی کسی مہربانی کا رد عمل ہے جو پورے خلوص اور انصاف کے ساتھ وصول کیا جائے [illegible] کے معنی میں ہیں کہ فطرت انسانی کی تشکیل، کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ انسانوں کے درمیان محبت کا [illegible] کی بنیادی حقیقت ہے۔ [illegible] ان کو ان تمام باتوں کے ساتھ [illegible] غیر فطری

جنت و طاقت پیدا ہوگی۔ بھیڑیوں نے بکریوں کی گلہ بانی کی، ظلمات میں رحم و کرم کی جنتی چھائی، اللہ و محبت کی خوشبو پھیل گئی، سعادت کا بازار گرم ہو گیا، دنیا میں جنت کی وادیاں بچھ گئیں، ایمان و یقین کی معطر ہوائیں چلنے لگیں، انسانی نفوس ہوا و ہوس کی گرفت سے آزاد ہو گئے اور قلوب بھلائیوں کی طرف ایسے کھنچنے لگے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ٹکڑے۔

ہم اختصار اور انتخاب کے طور پر ان چند بنیادی اور عظیم تحفوں کا ذکر کریں گے جن کا نوع انسانی کی رہنمائی، اصلاح و فلاح اور تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار رہا ہے، اور جنھوں نے ایک نئی اور مختلف دنیا کی تخلیق و تشکیل کی ہے جبکہ پورا دور زوال پذیر دنیا سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی۔

غیر مہذب انسانوں کو برداشت نہیں کرنا چاہیے۔"

[illegible] مغربی دنیا کے چند ترقی یافتہ اور [illegible] حقیقت پسند اور [illegible] وہ [illegible] فیلبدنیس [illegible] Lamar Brock [illegible] کو [illegible] کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کسی بھی انسان نے کبھی بھی شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے لیے ایک ایسا ناقابل حصول مقصد متعین نہیں کیا ہے کہ وہ [illegible] کی طاقت سے باہر تھا [illegible] اور کسی انسان کو جو انسان اور اس کے خالق کے درمیان حائل ہو گئی تھیں۔ [illegible] انسان کو خدا کے حوالے کرے اور خدا کی حکومت [illegible] اسلام پرستی کے [illegible]

پہلی سی وہ سحر نہیں

خلیل احمد پرشکوہ گڑھی

[illegible] کوئی بشر بشر نہیں
[illegible] کے نام سے ایمان و لیقین [illegible]
[illegible]
ادل عمل سے کامل ہو رہے حقیقی آشنا
[illegible] پھر عوامی میں صرف [illegible]

دل میں اگر خلوص کا اس کے کوئی اثر نہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گجرات میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی جو تحریک چلائی جارہی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے

سابق اعلیٰ پولیس افسر جناب جولیو ریبیرو کی دورہ احمد آباد سے واپسی پر تحریر

میں اس مہینے کے اوائل میں احمد آباد میں تھا۔ شاہ عالم کیمپ کا دورہ کیا جہاں تقریباً دس ہزار مسلمانوں نے پناہ لے رکھی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے مکانات لوٹ کر جلا دیے گئے اور جن کے رشتہ داروں کو بے رحمی سے مار کر ہلاک کیا گیا۔ میرا خیال تھا کہ میں یہاں دورہ کرتے ہوئے لوگوں کو غصے میں دیکھوں گا۔ جس طرح جذبات سے لبریز انداز میں یہاں کے نوجوان لوگوں اور بزرگوں نے اپنے غم اور صدمات اور اپنے اوپر گزرنے والے حالات کی کہانی سنائی وہ میرے لیے نہایت تشویشناک اور اداس کن تھے۔ ان کی باتوں سے یہ محسوس ہوا کہ یہ جہاں سالوں تک اپنے خلاف ہونے والے ان مظالم کو شاید ہی کبھی بھلا سکیں گے۔

مجھے نہیں معلوم کہ وشو ہندو پریشد اور ... کے دوراندیش جو اس وقت گجرات میں اپنی کامیابی پر شادیانے بجا رہے ہیں ان کو اس کا احساس ہے یا نہیں کہ ان کی یہی سوچ کسی دن ... ملک کو مستقبل میں کسی وقت اور کسی دوسرے مقام پر پیش آسکتا ہے۔ انہیں اس بات کا ضرور احساس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے ہی ملک میں رہنے والے ان بھائیوں کو اس طرح آسانی سے ختم نہیں کرسکتے۔ ہر چند کہ وہ لوگ اپنے خدا کی عبادت ان لوگوں کے طریقوں سے الگ انداز میں کرتے ہیں لیکن وہ اسی ملک کے شہری ہیں۔ ان کے خلاف نفرت کی جو تحریک چلائی جارہی ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے۔

شاہ عالم کیمپ میں زندگی گزارنے والے لوگوں سے ملنے کے بعد جو بات سب سے پہلے میں نے محسوس کی وہ یہی کہ ان مظلوموں نے انصاف پانے کی ساری امیدیں ختم کردی ہیں۔ بیشتر فرقہ وارانہ فسادات میں لوگ خود سالمیت سیاسی لیڈروں اور صرف اپنی ضرورت پوری کرنے والے افسران سے انصاف کی امید لگائے رکھتے ہیں لیکن گجرات میں ان کی تمام امیدیں ختم ہوچکی ہیں کیونکہ ساری امیدیں ... ہوجانے کے بعد ... کی امید اور ہندو ... کی راہ اختیار

کرتے گئے۔ احمد آباد کے لوگوں کو اب بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ اپنی فریاد کس کو سنائیں اور کس سے انصاف کی امید کریں کیونکہ اس وقت ریاست میں کوئی بھی ایسا شخص یا ادارہ نہیں ہے جو ان کی بات کو سننے کیلئے تیار ہو۔

گجرات میں وشو ہندو پریشد منظم انداز سے یہ بات مشتہر کررہی ہے کہ مسلمانوں کو بائیکاٹ کرکے لوگوں سے بیزار کیا جائے۔ انہوں نے اس کی پوری کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے کاروبار کی تباہی کے بعد جو کچھ بچے اسے دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا دیا جائے۔ ان کی یہ کوشش مسلم ملت کو ایک نیا رخ دے کر ملک کے اصل دھارے سے الگ کر دینے کی منصوبہ بندی کا حصہ ہیں لیکن ان کوششوں کا بالکل الٹا نتیجہ نکلے گا۔ ... مجھے یقین ہے کہ جب گجرات میں ان کے لیے زمین تنگ ہوگی تو وہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش کریں گے۔

یہاں کے لوگوں سے ملنے اور بہت

> جولیو ریبیرو ملک کے نامور ترین پولیس افسران میں سے ایک ہیں۔ وہ ہندوستان کے مشہور ترین افسران میں پولیس انتظامیہ کے کلیدی عہدوں پر رہ کر نمایاں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ انہوں نے پنجاب میں ... کو ختم کرنے میں ... وہ گجرات میں ... جولیو ریبیرو کے تاثرات کسی وضاحت کے محتاج نہیں ہیں۔ بے شک کسی پولیس انتظامیہ ... ایک ایسے اعلیٰ پولیس افسر کے خیالات ہیں جنہیں آسانی سے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

سارے لوگوں سے بات کرنے کے بعد جو دوسری بات میں نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ یہاں ۱۹۸۴ء کے دہلی فساد کی طرح ریاستی انتظامیہ صرف خاموش تماشائی نہیں بنی رہی بلکہ پوری انتظامیہ نہایت متحرک انداز میں اس قتل عام میں برابر کی شریک رہی اور انہوں نے فسادیوں کے حوصلے بڑھائے۔ گودھرا میں ۵۹ کارسیوکوں کے بہیمانہ قتل والی رات کو اس کی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ مجرموں کو گرفتار کیا جائے اور احتیاطی اقدامات کرکے مسلمانوں کو بدلے کی آگ میں جھونکے جانے سے بچایا جائے بلکہ حکومت نے خود اس بند کے اعلان میں شرکت کی جو وشو ہندو پریشد کی جانب سے کیا گیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ وزیراعلیٰ نے اس رات اعلیٰ افسران کی ایک میٹنگ بلائی اور اس میں انہوں نے کہا کہ احتیاطی اقدامات اٹھانے میں زیادہ چوکسی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان کے خیال میں ہندو برادری کا غصہ ظاہر ہو کر گزر جانے والا تھا۔ اس کے بعد ایک ریاستی وزیر جا کر پولیس کمشنر کنٹرول روم میں بیٹھ گیا اور ایک دوسرا وزیر شہر کے کنٹرول روم میں جاکر بیٹھ گیا اور یہ لوگ مسلسل پولیس پر اپنا دباؤ ڈالے رہے تاکہ پولیس سرگرمی کا مظاہرہ نہ کرسکے۔

اس فساد میں پولیس کی ناکامی کے متعلق بہت ساری باتیں لکھی جاچکی ہیں اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے کہ پولیس اپنا فرض نبھانے میں مکمل طور پر ناکام رہی۔ اس سے کسی کو انکار نہیں کہ پولیس کے اعلیٰ افسران برسراقتدار حکومت کے ... ایسے حالات میں پولیس حکومت کرنے والی سیاسی جماعت کے ارادوں سے الگ ہٹ کر کام نہیں کرتی اور اس نے مکمل طور پر اپنے آپ کو ان لوگوں کے حوالے کردیا۔ یہ انتہائی شرمناک کارکردگی انڈین پولیس سروس سے وابستہ لوگوں کے لیے بدنامی اور رسوائی کا ٹیکہ ہے۔ مجھے اپنی تحقیقات کے دوران یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ نریندر مودی کی بی جے پی حکومت وشو ہندو پریشد کے ایک متحرک کارکن گوردھن جھڈاپیا جو ریاستی وزیر داخلہ بھی ہے کے ساتھ مل کر نہایت منظم انداز سے پولیس اعلیٰ افسران کو یہ ہدایت دیتی رہی کہ کس پولیس افسر کو کہاں تعینات کیا جائے اور کس کو کہاں سے ہٹایا جائے۔ انہوں نے پوری کوشش کی کہ اپنی پسند کے زیادہ موزوں عہدوں پر اپنی پسند کے پولیس افسر کی تعیناتی کی جائے۔

آج گجرات آسانی سے پولیس فورس کی خراب ترین کارکردگی کی کیس اسٹڈی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ جس میں یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ سیاسی اور منظم طاقت سے خوف زدہ کرکے کس طرح پولیس فورس کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پولیس کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی مثال آٹھویں دہائی کے بعد سے بیشتر ریاستوں میں سامنے آتی رہی ہیں۔ اگر اس سلسلے میں جلد ہی کوئی معاملات کو درست کرنے کی کارروائی نہیں کی گئی تو لوگوں کو اس سے کہیں زیادہ سنگین صورت حال سے گزرنے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔

گجرات کے اپنے اس دورے کے دوران میرے لیے جو سب سے اہم انکشاف تھا وہ یہ کہ ہندوؤں کے بالادار اور متوسط طبقے کے افراد کے ذہنوں میں یہ بات سرایت کرگئی ہے کہ احمد آباد میں مسلمانوں کے جو بدترین حالات ہیں وہ ریاست اور ملک کے لیے انتہائی مفید تھا کیونکہ مسلمانوں کو ان کے اوچھے رویے کا اس قسم کا سبق سکھانا بہت ضروری تھا۔ ان لوگوں کے ذہنوں میں مسلم اقلیت کے خلاف نہایت نفرت انگیز باتیں بٹھادی گئی ہیں۔ مسلمانوں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

اب مجھے اپنے آپ کو ہندو کہتے ہوئے شرم آرہی ہے

گجرات کی کہانی معروف گاندھی وادی رہنما نرملا دیشپانڈے کی زبانی

جس دیش میں دروپدی کی عزت بچانے کیلئے کرشن بھگوان آئے تھے، جہاں ایک عورت کی عزت کی خاطر مہابھارت جیسی لڑائی ہوئی تھی، جس ملک کے غیرت مند وں نے سیتا کی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے راون کی لنکا کو پھونک دیا تھا، آج اس ملک کے لوگ اس قدر گر گئے ہیں کہ عورت کی عزت لوٹنے کے بعد کہتے ہیں یہ شری رام کا کام ہے۔ کیا بھگوان رام بھی ایسا کام ... کہ ... کی عزت لوٹتے وقت ان کے نام کا استعمال کیا جائے۔ یہ بات گاندھی وادی تنظیم کی سرگرم رکن سماجی کارکن نرملا دیشپانڈے نے پچھلے دنوں فیض آباد میں ایک شانتی مارچ میں شرکت کرنے کے بعد پریس والوں سے گفتگو کرتے وقت کہی۔ محترمہ نرملا دیشپانڈے گجرات کے دورے سے واپس آئی ہیں اور اپنے تاثرات بیان کررہی تھیں۔

نرملا جی نے جب گجرات کے رلیف کیمپ میں رہنے والے فسادزدگان اور انسان کے حیوان ہوجانے کی تصویر کھینچی تو خاتون صحافیوں کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور مرد صحافی بھی بہت دیر تک کوئی سوال کرنے کے لائق نہیں رہے۔ نرملا دیشپانڈے نے کہا کہ اس وقت گجرات میں جو کچھ ہوا ہے اسے بتاتے وقت زبان تنگ ہوجاتی ہے۔ ایک حاملہ عورت کو پکڑ کر فسادی تلوار سے اس کا پیٹ چیرتے ہیں۔ تلوار کی نوک پر بچے کو ہوا میں اچھالا جاتا ہے۔ انسانیت کے ایسے ننگے ناچ پر فسادی قہقہے لگاتے ہیں اور رقص کرتے ہوئے ایک جلتے ہوئے مکان میں اس بچے کو پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ ... بھارت کی ایسی تصویر ہے جسے دیکھ کر روح کانپ اٹھتی ہے۔ بارہ چودہ سال کی بچیوں کی سرعام آبروریزی کی گئی اور پھر نعرے لگائے گئے کہ یہ شری رام کا کام ہے۔ یہ ہندوتو کا عروج ہے۔ ایک پتھر میں بھی بھگوان کو ڈھونڈنے والوں کو زندہ انسانوں میں بھگوان نہیں دکھائی دیا۔

نرملا دیشپانڈے نے کہا: مجھے اپنے ہندو ہونے پر فخر تھا ... لیکن گجرات سے واپسی پر اپنے کو ہندو کہتے ہوئے شرم آرہی ہے۔ ... انسانوں کو جوڑنے والی افکار کی اس زنجیر کو کاٹ ڈالا ہے جس کے سہارے سماج کی تشکیل ہوئی ہے، جس کے ذریعہ ہم نے مہذب انسانیت میں قدم رکھا تھا۔ کیا اس ملک کا مستقبل ... کے ہاتھوں کے قبضے میں جاچکا ہے؟ اس سوال کے جواب میں نرملا جی نے کہا ایسا نہیں ہے، ... ہندو مذہب کو پسند کرنے والوں کی تعداد آج بھی اتنی ہی ہے ... اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ ... کرنے والے خاموش ہو گئے ہیں ... یہ سوچ کر خاموش ہیں کہ ابھی ان کے گھر جلے نہیں ہیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں جب ... اقلیتوں کے مکانوں کی طرح ان کی آگ ان کے گھروں تک بھی پہنچ جائے گی۔ اس وقت ہر ... ہم لوگ ... ان کے خیالات کی ... ایک طویل عمل سے گزر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء ضلع گوڑگانوہ کی مجلس منتظمہ کا اجلاس

مولانا محمد سالم جامعی مدیر الجمعیۃ کی شرکت

بڈیڑہ، ۲۰ اپریل: آج صبح ۱۰ بجے مدرسہ فیض العلوم باپ میں جمعیۃ علماء ضلع گوڑ گانوہ کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرحیم بڈیڑوی صدر جمعیۃ علماء ضلع گوڑ گانوہ منعقد ہوا۔ شرکائے اجلاس میں مولانا محمد صدیق صاحب امیر شریعت ہریانہ، پنجاب و ہماچل پردیش، مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم میوات، مولانا مفتی محمد اسلام الدین صاحب صدر المدرسین مدرسہ حافظ الاسلام فیروزپور جھرکہ، مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی نائب امیر شریعت ہریانہ، پنجاب و ہماچل، مولانا نور محمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ نوح، مولانا شبیر احمد صاحب، الحاج چودھری عبدالرزاق صاحب سابق ایم ایل اے فیروزپور جھرکہ، مولانا محمد الیاس صاحب مہتمم جامعہ کانپوری فیروزپور جھرکہ، مولانا قمرالدین صاحب پاٹ کھوڑی، مولانا عبدالستار صاحب، ماسٹر کھیڑہ، جناب قاری محمد علی صاحب راتوچ، ڈاکٹر محمد طیب صاحب پونہانہ، مولانا شیر محمد صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب و ہماچل پردیش، مولوی محمد اسرائیل صاحب رسولپور، ڈاکٹر رفیق احمد صاحب نوح، حاجی محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم باپ خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ مولانا محمد سالم صاحب جامعی مدیر الجمعیۃ دہلی بھی اس اجلاس منتظمہ میں بطور مہمان خصوصی تھے۔

کارروائی کا آغاز مولانا محمد اسرائیل صاحب رسولپوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا عبدالرحیم بڈیڑوی صدر جمعیۃ علماء ضلع گوڑگانوہ نے تمہیدی طور پر اجلاس کی غرض و غایت روشنی میں ہوتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس منتظمہ اور جلسہ عام کے سلسلے میں گجرات میں ہوا ایک فساد کے متاثرین اور دوروزہ اخبارات نیز جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے مسلسل مصیبت زدگان کی امداد کی تفصیلات بھی عرض کیں۔ مولانا محمد اسحاق صاحب مدظلہ اور مولانا رفیق احمد صاحب، چودھری عبدالرزاق صاحب باہولی نے تنظیم کا عام اور مستحکم کرنے کی ضرورت پر بیانات فرمائے۔

مولانا محمد سالم صاحب جامعی مدیر الجمعیۃ نئی دہلی نے اپنی تقریر میں جمعیۃ علماء ہند کے قیام اس کی ملی اور دینی خدمات پر تفصیل سے بیان فرمایا۔ مدارس دینیہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے حکومت اور فرقہ پرستوں کی ناپاک سازشوں سے آگاہ فرماتے ہوئے ان کی حفاظت کے لیے جمعیۃ علماء ہند کے ضروری اقدامات کو بھی سراہا۔ انہوں نے الجمعیۃ اخبار کے "دینی مدارس نمبر" کی تفصیلات بھی بتائیں اور کہا کہ یہ نمبر ایک دستاویز ہوگی، اس میں اپنے مدارس کی تفصیلات وغیرہ کو دینا چاہیے۔ ساتھ ہی مدرسوں سے کیا کیا ہو سکتے ہیں۔ مولانا موصوف کا بیان پوری توجہ سے سنا گیا۔

اس کے بعد گجرات کے مصیبت زدگان کی امداد کیلئے پورے علاقہ میوات میں دورہ کرنے اور مالیہ کی فراہمی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔	مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ	نوح
۲۔	مولانا محمد اسحاق صاحب	نوح
۳۔	چودھری عبدالرزاق صاحب	باہولی
۴۔	مولانا عبدالرحیم بڈیڑوی	بڈیڑہ
۵۔	مفتی محمد یوسف صاحب	اوتھا
۶۔	مولانا محمد اسرائیل صاحب	رسولپور
۷۔	مولانا شیر محمد صاحب	گھاسیڑہ
۸۔	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب	نوح
۹۔	حافظ اسلام الدین صاحب	جھرکہ
۱۰۔	حاجی محمد رمضان صاحب	باپ
۱۱۔	ڈاکٹر محمد طیب صاحب	پونہانہ
۱۲۔	مولانا محمد اسحاق صاحب	مرلی

۱۳۔ مولانا قمرالدین صاحب پاٹ

مذکورہ مولانا کے اسموں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ گجرات کے فسادات کے شکار لوگوں کا اہتمام کر سکا ہے۔

فسادات کے سلسلے میں جمعیۃ علماء ضلع گوڑگانوہ کی منتظمہ کے اجلاس میں قرارداد منظور کی گئیں جس میں کہا گیا کہ یہ فساد پہلے سے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے برسر اقتدار فرقہ پرست عناصر نے ترتیب دیا اور ریاستی سرکار کی سرپرستی میں کیا۔ اس فساد میں پولیس نے بھی فسادیوں کی بھرپور حمایت کی۔

اجلاس کا مطالبہ ہے کہ اس فساد کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے اور مودی کے ہوتے ہوئے یہ ناممکن ہے۔ وزیر اعلیٰ نریندر مودی کو برطرف کیا جائے اور مجرموں کو سزا دلوائی جائے۔

دوسری تجویز میں جمعیۃ علماء ضلع گوڑگانوہ کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ ہریانہ جناب چوٹالہ صاحب کی ان اقدامات کے لیے تعریف کی گئی جو انہوں نے احتیاطی تدابیر کے ساتھ کیٹل وغیرہ کے فساد کو کنٹرول کرنے اور مجرموں کو بروقت گرفتار کر کے عوام کو تحفظ دیا۔ اس کے ساتھ مساجد وغیرہ کو پہنچے نقصان کی بھی پوری طرح تلافی کرائی۔

آخر میں حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

گجرات متاثرین کی راحت رسانی کیلئے جمعیۃ علماء لکھنؤ پوری طرح سرگرم

لکھنؤ، ۲۳ اپریل ۲۰۰۲ء: جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ گجرات میں متاثرین فسادات کی راحت رسانی اور ریلیف برائے گجرات میں تیزی لانے کیلئے جناب سید محمد متین صاحب کی رہائش گاہ کیری گنج پر صدر جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ جناب سید محمد متین کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ کا آغاز مولانا محمد ظفران قاسمی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب سید محمد متین صدر جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ نے جمعیۃ علماء ہند کا مرکزی وفد جو حافظ محمد صدیق جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اترپردیش سابق ایم پی کی قیادت میں گجرات متاثرین کے لیے پورے طرح کے ساتھ سرگرم عمل ہے جہاں وقت احمد آباد گجرات کے مختلف حصوں میں جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے احمد آباد گجرات میں ریلیف کے ۵۵ کیمپ لگے ہوئے ہیں، اس کی پوری رپورٹ پیش کی۔ نیز تفصیل سے بتایا کہ اب تک ارکان جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کی کوششوں سے جتنے روپئے اور کپڑے وغیرہ بھیجے جا چکے ہیں اس کی پوری تفصیل میٹنگ میں پیش کی۔ جلسہ میں یہ طے ہوا کہ جمعیۃ علماء لکھنؤ کے تمام اراکین ریلیف گجرات کیلئے پورے شہر میں علاوہ ازیں تنظیمیں کر کے ریلیف میں تیزی لائی جائے گی۔ میٹنگ میں جناب حاجی بشیر احمد صاحب نے گجرات کے لیے نقد ۲۰۰۰ روپے اور جناب حاجی حق احمد صاحب مہتمم مدرسہ ۱۰۰۰ روپے ریلیف کے لیے جمعیۃ علماء لکھنؤ کو دیا۔ جمعیۃ علماء لکھنؤ کی معرفت ۵۰۰۰ روپے جمعیۃ علماء یوپی کی معرفت ایک بورڈ میں ۵۰۰۰ روپے کا ایک ڈرافٹ مولانا محمد ظفران قاسمی آفس سکریٹری جمعیۃ علماء یوپی کی معرفت ۲۰۰۰ روپے کا ایک ڈرافٹ ہوا۔ جمعیۃ ریلیف کمیٹی احمد آباد گجرات بھیج دیا گیا۔ مزید ایک ڈرافٹ جلد ہی گجرات بھیجا جائے گا۔

میٹنگ میں شرکت کرنے والوں میں سید محمد متین صدر جمعیۃ علماء یوپی، مولانا خالد رشید فرنگی محلی نائب صدر جمعیۃ علماء لکھنؤ، محمد صدیق نائب صدر جمعیۃ علماء لکھنؤ، حسین امین جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء لکھنؤ، محمد صدیق سکریٹری جمعیۃ علماء لکھنؤ، ظہیر احمد سکریٹری جمعیۃ علماء یوپی، محمد عرفان صاحب صدر حلقہ، محمد عتیق صاحب، حاجی محمد طاہر صاحب صدر حلقہ، ڈاکٹر محمد فاروق قریشی صدر حلقہ، جمعیۃ علماء لکھنؤ کے علاوہ محمد صدیقی رکن جمعیۃ علماء لکھنؤ، مولانا محمد اعظم صاحب، ڈاکٹر کرنیل مولانا محمد حفیظ، حاجی بشیر احمد صاحب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

بقیہ: وقت کی ضرورت صفحہ ۱ سے

ایک دن ایک ایسے سیکولر محاذ کی بنیاد بن جائے گا جو ملک سے فاشزم اور ظلم کا قلع قمع کر سکے گا۔

سیکولر سیاسی پارٹیاں بشمول کانگریس کو یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ ان کی تمام خواہشات کی تکمیل صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ مسلم عوام اور سیکولر عوام کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے فرقہ پرستی کے اس جن کا گلا گھونٹ دیں، جس نے ملک کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے اور اگر انہوں نے سیکولر عوام کے جذبات کا احترام نہ کیا اور اپنی سیاست روٹی پر چلتی رہیں تو وہ دن دور نہیں ہے جب ملک کا تمام طبقہ ان کے ساتھ نہیں رہے گا۔ ملک میں نہ جمہوریت ہوگی نہ کوئی سیاسی پارٹی اور نہ انتخابات ہوں گے اور نہ کسی سیاسی لیڈر کا کوئی وجود نظر آئے گا۔ اس لیے سیکولر پارٹیوں اور ان کے لیڈروں کو یہ نوشتہ دیوار بہت اچھی طرح پڑھ لینا چاہیئے اس لیے کہ اسی پر ان کے مستقبل کا دارومدار ہوگا۔

بقیہ: منظر پس منظر صفحہ ۲ سے

کا تمام اور بلکہ ریلی کا وہ دن میں آیا ایسے واقعات ہیں جن کے پس منظر میں ملک ہو نا ہے پیدا ہونے والا سیاسی ماحول ایک طرح تشویش پیدا کرنے کا باعث ہے۔ کیا ہمارے رہنما اور سیاسی جماعتیں اس ملک کو سمجھیں گی کیا وہ گجرات کے حالات سے سبق لیں گے یا اس طرح فرقہ پرستی کی آگ ہی لگی رہے گی۔

جمعیۃ علماء اترپردیش کی طرف سے گجرات فساد کے متاثرین کی راحت رسانی کیلئے ۳۵۱۵۰/- روپے کی تیسری قسط احمد آباد کے لیے روانہ

لکھنؤ، ۲۰ اپریل ۲۰۰۲ء: جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کی کوششوں سے لکھنؤ سے گجرات کے فساد زدگان کی راحت رسانی کے لیے ۳۵۱۵۰/- روپے کی تیسری قسط احمد آباد گجرات روانہ کی گئی۔

ندوہ ساکنان سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر منصور حسن صاحب اور سکریٹری ڈاکٹر محمد احمد حسین فاروقی کی معرفت ایک لاکھ روپے کے ڈرافٹ، جمعیۃ علماء اترپردیش کے نائب صدر مولانا محمد سعید صاحب قاسمی ناظم مدرسہ دارالرشاد نکل اور جمعیۃ علماء ضلع بارہ بنکی کی طرف سے پچاس ہزار روپے کا ڈرافٹ، انجمن فلاح مسلمین خواتین کی جانب سے صدر انجمن طاہرہ رضوی صاحبہ نے تیس ہزار روپے کا ڈرافٹ نیز بزم کی صدر بیگم فرحت چودھری، شریف حسن اور خاتون بیگم نے ۲۰ ہزار روپے اور ایک سو پچاس روپے جمعیۃ ریلیف کمیٹی احمد آباد گجرات روانہ کیا۔ اس کے علاوہ ریلیف کیمپ جمعیۃ علماء لکھنؤ کی جانب سے پچاس ہزار روپے جس میں محمد عثمان اور عبدالمتین قریشی اہل محلہ کی جانب سے بیس ہزار روپے جمعیۃ ریلیف کیمپ احمد آباد گجرات روانہ کر دیا گیا ہے۔ متاثرین کو کافی کچھ ابھی تک مل چکا ہے۔ باوجود اس کے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے اور گجرات کے حالات اب بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ اب لکھنؤ میں جمعیۃ علماء کی جانب سے دوسری قسط بھی روانہ کیا جا چکا ہے۔ مسلم عوام جمعیۃ علماء سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کے صدر سید محمد متین اور جلسوں کا اہتمام کر رہے ہیں۔

بقیہ: مسلمانوں کے خلاف تحریک صفحہ ۱ سے

کی تہذیب و ثقافت اور ان کے دینی تصورات کے متعلق بہت ساری غلط فہمیوں کو عام کیا گیا ہے۔ انہیں یہ بات پتہ چل گئی ہے کہ مسلمان فسادی ہیں، اور وہ اس ملک کی مرمت کے خواہاں ہیں۔ ادھر سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کے ووٹوں کا بے دریغ استعمال کیا ہے۔ عام ہندو عوام میں یہ پروپیگنڈا ہے کہ مسلم متاثرین کو ہمدردی کی ضرورت نہیں۔ ایک ایسا جذبہ جس کا بیان مشکل ہے۔ حالانکہ ان کی حالت قابل رحم ہے اور ملک کے سب لوگوں کو ان کی مدد کرنی چاہیئے، اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ مسلم اقلیت کو جو درپیش خطرات ہیں، اس کو خود کو آج سے ہی تیار ہونا پڑے گا اور ملک کی حکومت کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور عدلیہ کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔

جائے یقینا ان لوگوں کو اس کا بہت فائدہ ملے گا جو ملک کی ساکھ کو خراب کرنے کے درپے ہیں۔ اگر ملک کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہوئی تو ملک کی بہت بڑی آبادی کو ہمیشہ خوف و ہراس میں مبتلا رکھا جائے گا۔ دہشت گردی کو بہانہ بنا کر ہم ملک کو آگے نہیں لے جا سکتے۔ گجرات کے حالات سے سبق لینا چاہیئے، حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس معاملے میں ٹھوس اقدامات کرے اور مسلمانوں کا اعتماد بحال کرے۔

سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ جس طرح مسلمانوں کے خلاف زہر پھیلایا جا رہا ہے اس سے ملک کی یکجہتی کو نقصان پہنچ رہا ہے، اس لیے کوشش کی جانی چاہیئے کہ تمام مسلم مخالف کوششوں کو ناکام بنایا جائے۔

وفیات

(۱)

مولانا محمد حسن سنگھالی کی اطلاع کے مطابق ۲۳ مارچ ۲۰۰۲ء بروز یکشنبہ مدرسہ المساکین پھلرہ کے نائب مہتمم اور جمعیۃ علماء ضلع غازی پور کے سابق صدر الحاج مولانا حبیب الرحمن سنگھالی نوراللہ مرقدہ کا نماز فجر کے فوراً بعد اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مورخہ ۲۶ مارچ ۲۰۰۲ء کو مدرسہ کے میٹنگ ہال میں ایک تعزیتی میٹنگ ہوئی جس میں قرب و اطراف و اکناف کے علمائے کرام اور معززین شخصیات نے شرکت کی۔ مجلس کو یہ احساس تھا کہ مولانا مرحوم کا انتقال ملی دنیا کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مولانا مرحوم ۱۹۷۰ء سے لے کر آج تک اپنی زندگی اور علمی خدمات کے باعث عوام میں کافی مقبول تھے اور ملت کے مخلص سپاہی اور انتہائی سادہ مزاج شخص تھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اہل مدرسہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے (آمین) شرکاء نے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور کروٹ کروٹ سکون و راحت عطا فرمائے۔ (آمین)

(۲)

ادارہ جھوگالی مسلم کالونی کے صدر جناب حاجی شیخ عبدالرحمن ڈکبر کے رہنے والے عمر ۸۵ سال ۲۵ اپریل ۲۰۰۲ء بروز جمعرات کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک شخصیت تھے۔ مرحوم پانچ لڑکے، چار لڑکیاں، پوتے پوتیاں چھوڑ گئے۔ مرحوم نے نوح سے ہجرت کر کے مسلم کالونی میں سکونت اختیار کی تھی، حلال کے رزق پر رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

مساجد دینی و مدارس علمائے کرام، جمعیۃ علماء ہند کے ہمدردوں میں شامل تھے۔ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا کی گئی۔ اس موقع پر علماء و طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی۔ مولانا محمد شمشاد قاسمی اور قاری شبیر احمد صاحب نے ایصال ثواب و قرآن خوانی کے اہتمام کے بعد دعائے مغفرت کرائی۔

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

رقم	نام و مکمل پتہ	رقم	نام و مکمل پتہ	رقم	نام و مکمل پتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
R. N. I. NO. - 38985/82
Posting Date - 20/21 May 2002
24 - 30 MAY 2002
Postal Registration No. - DL - 11052/ 2002

منظر پس منظر ۱

منصور علی خاں کا قلم دار

نہ بھولنے والے سبق

ظاہری اور باطنی چہرہ

عالمی رسوائی

ناقابل فراموش

نہ بھولنے والے سبق

گجرات کے واقعات سے کئی ایسے اہم سبق حاصل ہوتے ہیں جو ناقابل فراموش ہیں۔

(۱) ہندو مسلم تعلقات کی تہہ میں گہری نفرت اور دشمنی موجود ہے، جس کی دبی ہوئی چنگاری وقت وقت پر بھڑک اٹھتی ہے۔

(۲) ملک میں مذہبی غیر جانبداری اور رواداری صرف حالات کی مجبوری ہے، جو غیر شعوری طور پر محض اس لیے اختیار کرنی پڑتی ہے کہ ہندو اور مسلم دونوں اقوام یہاں صدیوں سے آباد ہیں۔ [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) [illegible]

ظاہری اور باطنی چہرہ

(۸) [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

عالمی رسوائی

(۱۱) [illegible]

ناقابل فراموش

(۱۲) [illegible]

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد و اعانت کیجئے

اہل خیر حضرات سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

[illegible]

(۱) جمعیۃ علماء ہند، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی 110002 فون 011-3311455, 3317729

(۲) [illegible] گجرات فون 079-2120842, 9825045994

[illegible] Jamiat Ulama - i - Hind [illegible]

[illegible] Jamiat Relief Committee Gujarat [illegible]

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۲

الجمعیۃ

پرنٹر و ناشر: مولانا اسعد مدنی
مدیر: محمد حنیف [illegible]
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ [illegible]
مقام اشاعت: [illegible] بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲
[illegible]

[illegible]

۳۰ جون ۲۰۰۲ء

[illegible] (منیجر)